



قادیانیوں کی دھوکہ دہی اور کفر کا اعلان

شہید الاسلام

اللہ
رحمہ علیہ

حضرت علامہ محمد یوسف لدھیانوی

KHATME NUBUWWAT ACADEMY
387 KATHERINE ROAD, FOREST GATE, LONDON E7 8LT
UNITED KINGDOM

PH: 020 8471 4434 MOBILE: 0798 486 4668, 0795 803 3404

Email: khatmenubwwat@hotmail.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مسلمانوں کا عقیدہ یہ ہے کہ سلسلہ نبوت حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہو کر خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہو گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی شخص منصب نبوت پر فائز نہیں ہوگا بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی رسالت و نبوت کا دور قیامت تک باقی رہے گا اور یہ بھی نہیں کہ ایک بار تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی کی حیثیت سے کہ میں مبعوث کیا جائے اور پھر کسی زمانے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دوسری بار خلعت نبوت سے آراستہ کر کے کسی اور جگہ بھیجا جائے۔ نہیں! بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلی بعثت ہی ایسی کافی و شافی تھی کہ وہ قیامت تک قائم و دائم رہے گی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت و نبوت کا آفتاب رہتی دنیا تک تاباں و درخشاں رہے گا، نہ وہ کبھی غروب ہوگا، نہ اس کے بعد دوبارہ سلسلہ نبوت جاری کرنے کی ضرورت لاحق ہوگی۔

لیکن مرزا غلام احمد قادیانی کا عقیدہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نبی کی حیثیت سے دنیا میں دوبارہ آنا منجانب اللہ مقدر تھا، چنانچہ ایک دفعہ چھٹی صدی مسیحی میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم محمد کی حیثیت سے کہ مکرمہ میں مبعوث ہوئے اور دوسری بارانیسویں صدی مسیحی کے آخر اور چودھویں صدی ہجری کے اوائل میں، قادیانی (خلع گورداسپور، مشرقی پنجاب) میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کیا گیا لیکن یہ دوسری دفعہ بعثت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلی شکل میں نہیں ہوئی بلکہ اس بار مرزا غلام احمد قادیانی کی شکل میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور ہوا۔ آپ کے اسی ظہور کو مرزا غلام احمد قادیانی کی ”خاص اصطلاح“ میں ”کل“، اور ”بروز“، کہا جاتا ہے۔

اس عقیدے کی بنا پر مرزا غلام احمد قادیانی کا دعویٰ ہے کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بروز ہونے کی وجہ سے بعینہ ”محمد رسول اللہ“ ہیں ان کا وجود بعینہ محمد رسول اللہ کا وجود ہے اور ان کی آمد بعینہ محمد رسول اللہ کی آمد ہے۔ فرق ہے تو صرف یہ کہ پہلی تشریف آوری میں آپ محمد تھے (صلی اللہ علیہ وسلم) اور دوسری میں آپ کا نام غلام احمد (قادیانی اصطلاح میں صرف احمد) ہے۔ پہلی بعثت کہ میں ہوئی تھی، اور دوسری قادیاں میں، پہلی بعثت جلالی تھی اور دوسری بھالی۔

اس سلسلہ میں مندرجہ ذیل حوالے ملاحظہ فرمائیں:

1۔ ”غرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے دو بعثت مقدر تھے ایک بعثت تکمیل ہدایت کے لیے، دوسری بعثت تکمیل

اشاعت ہدایت کے لیے۔“ (تحفہ کوثر دیہ ص 99 مندرجہ روحانی خزائن ص 260 ج 17)

2. ”پھر اس پر بھی تو غور کرو کہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دو بھٹیوں کا قرآن کریم میں ذکر فرمایا ہے۔ اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے صاف فرمایا ہے کہ جس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو امیوں یعنی مکہ والوں میں رسول بنا کر بھیجا گیا ہے اسی طرح ایک اور قوم میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کیا جائے گا، جو ابھی تک دنیا میں پیدا نہیں کی گئی، لیکن چونکہ یہ قانون قدرت کے خلاف ہے کہ ایک شخص جب فوت ہو جاوے تو اسے پھر دنیا میں لایا جاوے۔ پس یہ وعدہ اس صورت میں پورا ہو سکتا ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بھٹ ٹانی کے لیے ایک ایسے شخص کو چنا جاوے جس نے آپ کے کمالات نبوت سے پورا حصہ لیا ہو، اور جو حسن اور احسان اور ہدایت خلق اللہ میں آپ کا مشابہ ہو۔ اور آپ کی اتباع میں اس قدر آگے نکل گیا ہو کہ بس آپ کی ایک زمرہ تصویر بن جائے تو بلا ریب ایسے شخص کا دنیا میں آنا خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دنیا میں آنا ہے اور چونکہ مشابہت نامہ کی وجہ سے مسیح موعود اور نبی کریم میں کوئی دوئی باقی نہیں رہی۔ حتیٰ کہ ان دونوں کے وجود بھی ایک وجود کا ہی حکم رکھتے ہیں تو اس صورت میں کیا اس بات میں کوئی شک رہ جاتا ہے کہ قادیان میں اللہ تعالیٰ نے پھر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اتارا۔“ (کلمۃ الفصل ص 104، 105 مندرجہ ریو آف ریلیجز مارچ اپریل 1915ء)

3. ”پس وہ جس نے مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دو وجودوں کے رنگ میں لیا اس نے مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) کی مخالفت کی، کیونکہ مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) کہتا ہے صابر و جودی وجودہ۔ (میرا وجود آپ ہی کا وجود بن گیا ہے۔) اور جس نے مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) اور نبی کریم میں تفریق کی اس نے بھی مسیح موعود کی تعلیم کے خلاف قدم مارا، کیونکہ مسیح موعود صاف فرماتا ہے کہ من فوقی ہوئی و ہون المصطفیٰ صفا عرفنی و مارائی (جس نے میرے اور مصطفیٰ کے درمیان فرق کیا اس نے مجھے نہ دیکھا اور نہ پہچانا) (دیکھو خطبہ الہامیہ ص 171 خزائن ص 258 ج 16) اور وہ جس نے مسیح موعود کی بھٹ کو نبی کریم کی بھٹ ٹانی نہ جانا اس نے قرآن کو پس پشت ڈال دیا کیونکہ قرآن پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ محمد رسول اللہ ایک دفعہ پھر دنیا میں آئیں گے۔“ (کلمۃ الفصل ص 105 مرزا بشیر احمد)

ان حوالوں سے واضح ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کی جماعت کا یہی عقیدہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دو بھٹیں ہیں اور یہ کہ آپ کی دوسری بھٹ قادیان میں مرزا غلام احمد قادیانی کی شکل میں ہوئی۔

قادیانی بھٹ کے آثار و نتائج

”محمد رسول اللہ، کا دنیا میں دوبارہ آنا (پھر قادیان میں مبعوث ہو کر مرزا غلام احمد قادیانی کی شکل میں ظاہر ہونا) اپنے جلووں میں اور بھی چند ایک عقائد رکھتا ہے، جن کے مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کی جماعت کے لوگ قائل ہیں۔ ان سے پہلے دنیا کا کوئی مسلمان اس کا قائل نہ تھا نہ اب ہے، بلکہ تمام امت مسلمان عقائد کو کفر و مرجع سمجھتی رہی ہے۔

عقیدہ (1): خاتم النبیین کے بعد عام گمراہی

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں اور آپ کی خاتمیّت کا تقاضا ہے کہ آپ کا لایا ہوا دین رہتی دنیا تک قائم و دائم رہے۔ نہ آپ کی لائی ہوئی کتاب ہدایت دنیا سے منقود ہو اور نہ آپ کی امت کبھی گمراہی پر جمع ہو جیسا کہ نصوص قطعیہ سے ثابت ہے مرزا غلام احمد قادیانی ”محمد رسول اللہ کی بعثت ثانیہ، کا روپ دھارنے کے لیے یہ نظریہ ایجاد کیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں جو ہدایت لے کر آئے تھے وہ مرزا غلام احمد قادیانی کے بعثت ثانیہ کا دور (1301ھ) شروع ہونے سے پہلے یکسر مٹ چکی تھی دنیا میں چاروں طرف اندھیرا ہی اندھیرا تھا زمین میں نہ دین تھا نہ ایمان تھا نہ ہدایت تھی نہ کتاب ہدایت تھی اور یہ سب کچھ دنیا کو مرزا غلام احمد قادیانی کے بدولت دوبارہ نصیب ہوا مختصر یہ کہ مرزا غلام احمد قادیانی کا بعثت ثانیہ کا عقیدہ تب ممکن ہے جب کہ پہلے یہ عقیدہ رکھا جائے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مکی بعثت کا نور بجھ چکا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت و نبوت کا چراغ گل ہو چکا تھا، اس آفتاب رسالت کے بعد بھی دنیا میں عام تاریکی پھیل چکی تھی، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی پوری کی پوری دنیا گمراہ ہو چکی تھی یہ عقیدہ صحیح ہے یا غلط؟ برا ہے یا بھلا؟ اس کا فیصلہ بھی آپ عقل خدا داد سے خود ہی کیجئے، میں صرف یہ عرض کروں گا کہ یہ عقیدہ بھی کسی زمانے میں کسی مسلمان کا نہیں رہا، نہ ہو سکتا ہے، البتہ مرزا غلام احمد قادیانی یہی عقیدہ رکھتے تھے اور وہ اسی عقیدہ کی تلقین اپنی جماعت کو بھی کرتے رہے۔ کیونکہ یہی عقیدہ ان کے ”کل وروز، کی عمارت کا بنیادی پتھر ہے، چند حوالے ملاحظہ فرمائیے:

1. ”آیت انا علی ذہاب بہ لقادرون میں 1857ء کی طرف اشارہ ہے۔۔۔ جس کی نسبت خدائے تعالیٰ آیت موصوفہ بالا میں فرماتا ہے کہ جب وہ زمانہ آئے گا تو قرآن زمین پر سے اٹھالیا جائے گا، سو ایسا ہی 1857ء میں مسلمانوں کی حالت ہو گئی تھی۔۔۔۔۔“ قرآنی تعلیم ایسے لوگوں کے دلوں سے مٹ گئی ہے کہ گویا قرآن آسمان پر اٹھالیا گیا ہے، وہ ایمان جو قرآن نے سکھلایا تھا اس سے لوگ بے خبر ہیں، وہ عرفان جو قرآن نے بخشا تھا اس سے لوگ غافل ہو گئے ہیں۔ ہاں یہ سچ ہے کہ قرآن پڑھتے ہیں مگر قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترتا، انہی معنوں سے کہا گیا ہے کہ آخری زمانہ میں قرآن آسمان پر

اٹھایا جائے گا۔ پھر انہیں حدیثوں میں لکھا ہے کہ پھر دوبارہ قرآن کو زمین پر لانے والا ایک مرد فارسی الاصل ہوگا (یعنی مرزا غلام احمد قادیانی۔ ناقل)۔۔۔ یہ حدیث درحقیقت اسی زمانہ کی طرف اشارہ کرتی ہے جو آیت انا علی ذہاب بہ لقادرون

میں اشارہ بیان کیا گیا ہے۔۔ (ازالہ خور و قادیان ص 722 مں 727 روحانی خزائن حاشیہ ص 489 تا 492 ج 3)

2. ”سبح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) اس زمانہ میں مبعوث کیا گیا جب دنیا میں چاروں طرف اندھیرا چھا گیا تھا اور بحر و بر میں ایک طوفان عظیم برپا ہو رہا تھا، مسلمان جن کو خیر الامت کا خطاب ملا تھا نبی عربی کی تعلیم سے کسوں دور جا پڑے تھے۔۔۔ تب یکا یک آسمان پر سے کلمت کا پردہ پھٹا اور خدا کا ایک نبی (مرزا غلام احمد قادیانی) فرشتوں کے کامروہوں پر ہاتھ رکھے ہوئے زمین پر اترا۔۔“ (کلمۃ الفصل ص 101, 100 از مرزا بشیر احمد)

3. ”ہم کہتے ہیں کہ قرآن کہاں موجود ہے؟ اگر قرآن موجود ہوتا تو کسی کے آنے کی کیا ضرورت تھی، مشکل تو یہی ہے کہ قرآن دنیا سے اٹھ گیا ہے اسی لیے تو ضرورت پیش آئی کہ محمد رسول اللہ کو بروزی طور پر (یعنی مرزا غلام احمد قادیانی کی شکل میں) دوبارہ دنیا میں مبعوث کر کے آپ پر قرآن شریف اتارا جاوے۔۔“ (کلمۃ الفصل ص 173)

الغرض دوسرے بشت کے عقیدہ سے پہلے یہ عقیدہ ضروری ٹھہرا کہ رسالت محمدی کا آفتاب دنیا کے مطلع سے ڈوب چکا تھا، اس کی کوئی روشنی باقی نہ تھی نہ ایمان تھا، نہ اسلام تھا، نہ قرآن تھا، چاروں طرف بس اندھیرا ہی اندھیرا تھا، یہ سب کچھ مرزا غلام احمد قادیانی کی بشت کے طفیل دوبارہ ملا۔

عقیدہ (2): پہلی اور دوسری بشت کا الگ الگ دور!

جب مرزا غلام احمد قادیانی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دوا الگ الگ بشتیں ذکر کیں، ایک کی بشت بنگلہ اور دوسری قادیانی بشت بنگلہ مرزا غلام احمد قادیانی، تو لامحالہ ان دونوں بشتوں کا دور بھی الگ الگ ہوگا۔ چنانچہ مرزا غلام احمد قادیانی کا عقیدہ ہے کہ چودھویں صدی سے دوسری بشت کا دور شروع ہوتا ہے اور یہ کہ تیرہویں صدی کے آخر میں پہلی بشت کی تمام برکات ختم ہو گئی تھیں، حتیٰ کہ قرآن، ایمان اور اسلام سبھی کچھ اٹھ چکا تھا، اور یہ سب کچھ امت کو دوسری بشت کے دم قدم سے دوبارہ نصیب ہوا۔ اس سے از خود یہ نتیجہ نکل آتا ہے کہ تیرہویں صدی پر کی بشت کا دور ختم ہو چکا اور اب چودھویں صدی سے قادیانی بشت کا دور شروع ہوتا ہے۔ لہذا انسانیت کی نجات و فلاح کے لیے کی بشت کا لہم قرار پائی ہے۔ اور اسلام کا صرف وہی ایڈیشن مستتر، قابل عمل اور موجب نجات ٹھہرتا ہے جس پر قادیانی بشت کی مہر ہو۔ مرزا غلام احمد قادیانی لکھتا ہے کہ: ”خدا

نے یہی ارادہ کیا ہے کہ جو مسلمانوں میں سے مجھ سے الگ رہے گا وہ کاٹا جاوے گا۔،، (مجموعہ اشتہارات صفحہ 416 جلد طبع لندن) پھر ایک حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) کا الہام ہے جو آپ نے اپنے اشتہار معیار الاخیار مورخہ 25 مئی 1900ء صفحہ 8 پر درج کیا ہے اور وہ یہ ہے: ”جو شخص تیری پیروی نہیں کرے گا اور تیری بیعت میں داخل نہیں ہوگا اور تیرا مخالف رہے گا وہ خدا اور رسول کی نافرمانی کرنے والا اور جہنمی ہے۔،، (تذکرہ ص 33، مجموعہ اشتہارات ص 275 ج 3)

خلاصہ یہ کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے دو عقیدوں والے عقیدہ کا ایک اہم ترین نتیجہ یہ ہے کہ تیرہویں صدی کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت و نبوت پر ایمان لانا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کی پیروی کرنا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایات و اشارات پر عمل کرنا موجب نجات نہیں، بلکہ یہ ساری چیزیں کالعدم، لغو اور بے کار ہیں جب تک کہ مرزا غلام احمد قادیانی پر ایمان نہ لایا جائے۔ کیونکہ تیرہویں صدی کے بعد نئی رسالت و نبوت کا دور نہیں رہا، بلکہ قادیانی رسالت و نبوت کا دور شروع ہو چکا ہے اور اس دور میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت پر عمل کرنے والوں کی بھی وہی حیثیت ہوگی جو رسالت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کی شریعت پر عمل کرنے والوں کی ہے۔ یعنی مرزا بشیر احمد کے الفاظ میں: ”ہر ایک ایسا شخص جو موسیٰ علیہ السلام کو تو ماننا ہے مگر عیسیٰ کو نہیں ماننا، یا عیسیٰ کو تو ماننا ہے مگر محمد کو نہیں ماننا اور یا محمد کو ماننا ہے پر مسیح موعود کو نہیں ماننا وہ نہ صرف کافر بلکہ پکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔،،

(کلمۃ الفصل 110 از مرزا بشیر احمد)

یہ تو قادیانی عقیدہ ہوا، اس کے برعکس اسلامی عقیدہ یہ ہے کہ رسالت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دور تیرہویں صدی تک محدود نہیں، بلکہ قیامت تک ہے، اس لیے ایمان و کفر کا معیار آج بھی وہی ہے، جو چودھویں صدی سے پہلے تھا، اور یہی معیار قیامت تک قائم رہے گا۔ اب اہل عقل کو غور کرنا چاہیے کہ کیا قادیانی عقیدے کے مطابق رسالت محمدیہ (یا مرزا غلام احمد قادیانی کی اصطلاح میں پہلی بعثت) منسوخ اور کالعدم ہو جاتی ہے یا نہیں؟

عقیدہ (3): جامع کمالات محمدیہ

جب مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کی جماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دوسری بعثت کا مظہر ہونے کی بنا پر بیعت ”محمد رسول اللہ“ بن گئے ہیں تو یہ عقیدہ بھی لازم ٹھہرا کہ وہ تمام اوصاف و کمالات جو پہلی بعثت میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی میں پائے جاتے تھے وہ اب بروزی رنگ میں، پورے کے پورے

جناب مرزا غلام احمد قادیانی کے نام رجسٹرڈ ہو چکے ہیں۔ جو منصب و مقام کی تیرہویں صدی تک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے مخصوص تھا وہ اب مرزا غلام احمد قادیانی کو تفویض کیا جا چکا ہے، اور جس مسند رسالت پر پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جلوہ افروز تھے، اب اس پر مرزا غلام احمد قادیانی رونق افروز ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کی جماعت اس عقیدے کا بھی برملا اظہار کرتی ہے، ان کے بے شمار حوالوں میں سے چند حوالے درج ذیل ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی لکھتے ہیں: ”جب کہ میں روزی طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہوں اور روزی رنگ میں تمام کمالات محمدی، مع نبوت محمدیہ کے میرے آئینہ ظلیف میں منعکس ہیں تو پھر کون سا الگ انسان ہوا جس نے علیحدہ طور پر نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔“

(اشتہار ایک غلطی کا ازالہ، خزائن ص 212 ج 18)

دوسری جگہ لکھتے ہیں: ”مجھے روزی صورت نے نبی اور رسول بنایا ہے اور اسی بناء پر خدا نے بار بار میرا نام نبی اللہ اور رسول اللہ رکھا مگر روزی صورت میں میرا نفس درمیان نہیں ہے بلکہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے، اسی لحاظ سے میرا نام محمد اور احمد ہوا، پس نبوت اور رسالت کسی دوسرے کے پاس نہیں گئی، محمد کی چیز محمد کے پاس ہی رہی۔“

(ایک غلطی کا ازالہ، روحانی خزائن ص 216 ج 18)

ان حوالوں سے قادیانی عقیدہ کا ختم و نحوئی واضح ہو جاتا ہے کہ ان کے نزدیک مرزا غلام احمد قادیانی کے بیحد محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہونے کے معنی یہ ہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام کمالات حاصل ہیں اور چودھویں صدی سے ”محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم“ کی مسند رسالت پر مرزا غلام احمد قادیانی متمکن ہیں۔ کیا کوئی مسلمان ایک لمحہ کے لیے بھی اس عقیدہ کو تسلیم کر سکتا ہے؟

خصوصیات نبوی اور مرزا غلام احمد قادیانی

اور یہ تو صرف اجمالی عقیدہ تھا کہ ”مرزا غلام احمد قادیانی عین محمد ہیں“، اس لیے انہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام، کام، مقام و منصب، شرف و مرتبہ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت و کمالات نبوت سبھی کچھ حاصل ہیں، جو کچھ پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا اب ”بہشت ثانیہ“ کے طفیل وہ سب کچھ مرزا غلام احمد قادیانی کے پاس ہے۔ آئیے! اب یہ دیکھیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کی جماعت نے بہشت ثانیہ کے پردے میں مرزا غلام احمد قادیانی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالات و خصوصیات کس فیاضی سے عطا کیے ہیں۔

عقیدہ (1) قرآنی عقیدہ یہ ہے کہ آیت محمد رسول اللہ والذین معہ کا مصداق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ مگر قادیانی عقیدہ یہ ہے کہ یہ آیت مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کی جماعت کی تعریف و توصیف میں نازل ہوئی۔

(تذکرہ طبع دوم ص 97)

عقیدہ (2) قرآنی عقیدہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام انسانیت کا رسول بنا کر بھیجا ہے، مگر قادیانی عقیدہ ہے کہ ”چودھویں صدی سے تمام انسانیت کا رسول مرزا غلام احمد قادیانی ہے۔“ (تذکرہ ص 360)

مرزا بشیر احمد قادیانی ایم، اے لکھتے ہیں: ”ان سب لوگوں کا (یعنی انبیاء سابقین کا) کام خصوصیات زمانی اور مکانی کی وجہ سے ایک تنگ دائرہ میں محدود تھا، لیکن مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی)، چونکہ تمام دنیا کی ہدایت کے لیے مبعوث کیا گیا تھا اس لیے اللہ تعالیٰ نے اسے ہرگز نبوت کا خلعت نہیں پہنایا جب تک اس نے نبی کریم کی اتباع میں چل کر آپ کے تمام کمالات کو حاصل نہ کر لیا۔“ (کلمۃ الفصل ص 114 از مرزا بشیر احمد)

عقیدہ (3) قرآنی عقیدہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں، اور قادیانی عقیدے کے مطابق اب یہ منصب بروزی طور پر مرزا غلام احمد قادیانی کا ہے۔
مرزا غلام احمد قادیانی لکھتا ہے:

1۔ ”میں بار بار بتلا چکا ہوں کہ میں بموجب آیت و آخرین منهم لما یملحوا بہم بروزی طور پر وہی نبی خاتم الانبیاء ہوں۔“ (ایک غلطی کا ازالہ، خزائن ص 212 ج 18)

2۔ ”پس چونکہ میں اس کا رسول، یعنی فرستادہ ہوں، مگر بغیر کسی نئی شریعت اور نئے دعوے اور نئے نام کے، بلکہ اسی نبی کریم خاتم الانبیاء کا نام پا کر اور اسی میں ہو کر اور اسی کا مظہر بن کر آیا ہوں۔“ (نزول المسیح ص 2 خزائن ص 380-381 ج 18)

3۔ ”ہلاک ہو گئے وہ جنہوں نے ایک برگزیدہ رسول (مرزا غلام احمد قادیانی) کو قبول نہ کیا، مبارک وہ جس نے مجھے پہچانا، میں خدا کی سب راہوں میں سے آخری راہ ہوں اور میں اس کے سب نوروں میں سے آخری نور ہوں، بد قسمت ہے وہ جو مجھے چھوڑتا ہے، کیونکہ میرے بغیر سب تاریکی ہے۔“ (کشی نور ص 56 خزائن ص 61 ج 19)

عقیدہ (4) قرآن کریم کے مطابق صاحب کثر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، اور قادیانی عقیدہ یہ ہے کہ آیت انا اعطیناک الکونین، مرزا غلام احمد قادیانی کے حق میں ہے۔

(حقیقۃ الوحی ص 102 خزائن ص 102 ج 22)

عقیدہ (5) قرآنی عقیدہ ہے کہ صاحب اسراء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، مگر قادیانی عقیدہ ہے کہ صاحب اسراء بھی مرزا غلام احمد قادیانی ہیں کیونکہ آیت ”تکون الذی اسری بعدہ“ ان پر نازل ہوئی ہے۔

(تذکرہ صفحہ 81 طبع دوم، طبع سوم صفحہ 79)

عقیدہ (6) قرآنی عقیدہ ہے کہ قاب قوسین کا مقام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے مختص ہے، مگر قادیانی عقیدہ ہے کہ یہ منصب مرزا غلام احمد قادیانی کو حاصل ہے۔ (تذکرہ صفحہ 170 طبع دوم، طبع سوم ص 395)

عقیدہ (7) قرآنی عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں، مگر قادیانی عقیدہ ہے کہ ”خدا عرش پر مرزا غلام احمد قادیانی کی تعریف کرتا ہے اور اس پر درود بھیجتا ہے۔“

(تذکرہ ص 659 اربعین نمبر 2 ص 3، 15 خزائن 349 ج 17)

عقیدہ (8) مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود گرامی باعث تخلیق کائنات ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود نہ ہوتا تو کائنات وجود میں نہ آتی لیکن قادیانوں کا عقیدہ ہے کہ کائنات صرف مرزا غلام احمد قادیانی کی خاطر پیدا کی گئی ہے، وہ نہ ہوتے تو نہ آسمان وزمین وجود میں آتے، نہ کوئی نبی ولی پیدا ہوتا چنانچہ مرزا غلام احمد قادیانی کا الہام ہے۔ لولاک لما خلقت الافلاک یعنی اگر میں تجھے پیدا نہ کرتا تو آسمان کو پیدا نہ کرتا۔

(حقیقۃ الوحی ص 99 مندرجہ روحانی خزائن ص 102 ج 22)

عقیدہ (9) اسلامی عقیدہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم افضل البشر اور سید الانبیاء ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مرتبہ تمام انبیاء کرام سے اعلیٰ و ارفع ہے، لیکن قادیانی عقیدہ یہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی تمام انبیاء سے افضل ہیں۔ چنانچہ مرزا غلام احمد قادیانی کا الہام ہے: ”آسمان سے کئی تخت اترے، پر تیرا تخت سب سے اوپر بچھایا گیا۔“ (حقیقۃ الوحی ص 89 خزائن ص 92 ج 22) اور اسی بناء پر مرزا غلام احمد قادیانی یہ ترانہ گاتا ہے:

”انبیاء	گرچہ	بودہ	اند	بے
من	بعرقان	نہ	مکترم	زکے
آنچه	داد	است	نہی	جام

دام	آں	جام	راما	ہ	تمام
کم	نیم	زائ	ہمہ	بروئے	یقین
ہر	کہ	گوید	دروغ	ہست	لھین

(نزول مسیح 100,99، خزائن 477، 478، 177)

(ترجمہ: انبیاء اگرچہ بہت ہوئے ہیں۔ مگر میں عرفان میں کسی سے کم نہیں ہوں، جو جام کہ ہرنی کو دیا گیا ہے، وہ مجھے پورے کا پورا دے دیا گیا ہے، میں از روئے یقین ان میں سے کسی سے کم نہیں ہوں، جو شخص جھوٹ کہہ وہ لھتی ہے۔) اور اسی بناء پر مرزا غلام احمد قادیانی کا عقیدہ ہے:

عقیدہ (10) اسلامی عقیدہ ہے کہ صاحب مقام محمود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور قادیانیوں کے نزدیک مقام محمود مرزا غلام احمد قادیانی کو عطا ہوا ہے، چنانچہ مرزا غلام احمد قادیانی کا الہام ہے: اراد اللہ ان بیوثک مقاما محموداً۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ 102 مندرجہ روحانی خزائن ص 105 ج 22)

عقیدہ (11) مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ہوتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی پھروی کرتے جیسا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بعد از نزول آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پھروی کریں گے اور قادیانیوں کے نزدیک اب یہ مرتبہ مرزا غلام احمد قادیانی کو حاصل ہے۔ ”الفضل“ لکھتا ہے۔ ”حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) کے مرتبہ کی نسبت مولانا (محمد احسن امر وہی قادیانی)۔۔۔۔۔ لکھتے ہیں کہ پہلے انبیاء اولوالعزم میں بھی اس عظمت شان کا کوئی شخص نہیں گزرا۔ حدیث میں تو ہے کہ اگر موسیٰ و عیسیٰ زندہ ہوتے تو آنحضرت کے اتباع کے بغیر ان کو چارہ نہ ہوتا (حدیث میں حضرت موسیٰ کا نام مذکور ہے حضرت عیسیٰ کا نہیں، کیونکہ وہ تو زندہ ہیں، اور آپ کی پھروی بھی کریں گے۔ ناقل) مگر میں کہتا ہوں کہ مسیح موعود کے وقت میں بھی موسیٰ و عیسیٰ ہوتے تو مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) کی ضرور اتباع کرنی پڑتی۔۔۔“ (اخبار الفضل 18 مارچ 1916ء بحوالہ قادیانی مذہب ص 325)

عقیدہ (12) قرآن کریم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کو امت کی مائیں، فرمایا ہے، و ازواجہ امہاتہم (الاحزاب) لیکن قادیانی مذہب میں یہ لقب مرزا غلام احمد قادیانی کی اہلیہ محترمہ کا ہے۔

عقیدہ (13) مسلمانوں کے نزدیک محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کا لایا ہوا قرآن مجبورہ ہے۔ اور قادیانیوں کے نزدیک

مرزا غلام احمد قادیانی کی وحی کے علاوہ ان کی تصنیف اعجاز احمدی، اعجاز المسیح اور خطبہ الہامیہ بھی مجزرہ ہے۔ اس تفصیل سے معلوم ہو گیا ہوگا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مخصوص کمالات میں سے ایک بھی ایسا نہیں جو مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کی جماعت نے مرزا غلام احمد قادیانی پر چسپاں نہ کر دیا ہو۔ کیوں؟ اس لیے کہ مرزا غلام احمد قادیانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دوسری بعثت کا مظہر ہونے کی وجہ سے اب چودھویں صدی کے محمد رسول اللہ ہیں۔

عقیدہ (14) یہی وجہ ہے کہ مسلمان تو جب کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتے ہیں تو ”محمد رسول اللہ“ سے ان کی مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی ہوتی ہے، لیکن قادیانی جب یہی کلمہ پڑھتے ہیں تو ”محمد رسول اللہ“ سے صرف بعثت اولیٰ کے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مراد نہیں ہوتے بلکہ دوسری بعثت قادیانی بعثت کے محمد رسول اللہ یعنی مرزا غلام احمد قادیانی بھی مراد ہوتے ہیں۔ اور یہ الزام نہیں بلکہ مرزا غلام احمد قادیانی کی بعثت ثانیہ کا منطقی نتیجہ ہے۔ چنانچہ مرزا بشیر احمد قادیانی ایم، اے لکھتا ہے:

”علاوہ اس کے اگر ہم بغرض محال یہ بات مان بھی لیں کہ کلمہ شریف میں نبی کریم کا اسم مبارک اس لیے رکھا گیا ہے کہ آپ آخری نبی ہیں تو تب بھی کوئی حرج واقع نہیں ہوتا اور ہم کو جسے کلمہ کی ضرورت پیش نہیں آتی کیونکہ مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) نبی کریم سے کوئی الگ چیز نہیں ہے جیسا کہ وہ خود فرماتا ہے۔ صارو جودی وجودہ، نیز من فرق بنی و بین المصطفیٰ فی عرفی و مارای اور یہ اس لیے ہے کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ وہ ایک دفعہ اور خاتم النبیین کو دنیا میں مبعوث کرے گا، جیسا کہ آیتہ آخرین ہم سے ظاہر ہے۔

پس مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) خود محمد رسول اللہ ہے جو اشاعت اسلام کے لیے دوبارہ دنیا میں تشریف لائے، اس لیے ہم کو کسی جسے کلمہ کی ضرورت نہیں ہاں! اگر محمد رسول اللہ کی جگہ کوئی اور آتا تو ضرورت پیش آتی۔“

(کلمۃ الفصل ص 158 از مرزا بشیر احمد)

عقیدہ (15) چونکہ مسلمان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قادیان میں دوبارہ آنے کے قائل نہیں اور مرزا غلام احمد قادیانی کو محمد رسول اللہ تسلیم نہیں کرتے اس لیے قادیانیوں کے نزدیک وہ قادیانی کلمہ کے منکر ہونے کی وجہ سے کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ مرزا بشیر احمد قادیانی لکھتے ہیں:

”اب معاملہ صاف ہے، اگر نبی کریم کا انکار کفر ہے تو مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) کا انکار بھی کفر ہونا چاہیے، کیونکہ مسیح

موجود نبی کریم سے الگ کوئی چیز نہیں ہے بلکہ وہی ہے۔ اور اگر مسیح موجود کا منکر کافر نہیں تو نعوذ باللہ نبی کریم کا منکر بھی کافر نہیں کیونکہ یہ کس طرح ممکن ہے کہ پہلی بعثت میں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار کفر ہو مگر دوسری بعثت میں جس میں بقول مسیح موجود آپ کی روحانیت اقویٰ اور اکمل اور اشد ہے، آپ کا انکار کفر نہ ہو۔“

(کلمۃ الفصل ص 146، 147 از مرزا بشیر احمد)

ہم کی بعثت پر قادیانی بعثت کی فضیلت

گزشتہ سطور میں آپ پڑھ چکے ہیں کہ قادیانی عقیدہ کے مطابق مرزا غلام احمد قادیانی کی شکل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دوبارہ ظہور قادیان ضلع گورداسپور میں ہوا۔ اس لیے مرزا غلام احمد قادیانی کے ماننے والوں نے ”مسیح موجود محمد است و عین محمد است“ کا نعرہ بڑی شدت سے لگایا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام اوصاف و کمالات مرزا غلام احمد قادیانی کی طرف منتقل کر دیئے۔ اس پر جماعت کے اخبارات و رسائل میں بڑے ہنگامہ خیز مضامین شائع ہوتے رہے۔

اب ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ قادیانیوں کے نزدیک مرزا غلام احمد قادیانی کی بعثت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مکہ والی بعثت سے افضل ہے کیونکہ اس بعثت میں کچھ مزید ایسے خصوصی کمالات و فضائل بھی پائے جاتے ہیں، جو مکہ والی محمدی بعثت میں نہیں تھے۔ اس سلسلہ میں قادیانیوں کے درج ذیل عقائد ملاحظہ کریں:

عقیدہ (1) تین ہزار اور تین لاکھ کافرق:

”تین ہزار معجزات ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ظہور میں آئے۔“ (تحفہ گوڑویہ ص 63 خزانہ ص 153 جلد 17)
 ”میری تائید میں اس (خدا) نے وہ نشان ظاہر فرمائے ہیں کہ۔۔۔ اگر میں ان کو فردا فرماؤں تو میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہہ سکتا ہوں کہ وہ تین لاکھ سے بھی زیادہ ہیں۔“ (حقیقۃ الوحی ص 67 روحانی خزائن ص 70 جلد 22)

عقیدہ (2) دینی ارتقاء:

”حضرت مسیح موجود (مرزا غلام احمد قادیانی) کا انکار بھی کفر ہونا چاہیے کیونکہ مسیح موجود نبی کریم سے الگ کوئی چیز نہیں بلکہ وہی ہے اور اگر مسیح موجود کا منکر کافر نہیں تو نعوذ باللہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا منکر بھی کافر نہیں، کیونکہ یہ کس طرح ممکن ہے کہ پہلی بعثت میں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار کفر ہو، مگر دوسری بعثت میں۔ جس میں بقول مسیح موجود آپ کی روحانیت اقویٰ اور اکمل اور اشد ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار کفر نہ ہو (اور پھر یہ کس طرح ممکن ہے کہ پہلی بعثت میں تو آپ صلی اللہ علیہ

وسلم صاحب شریعت نبی ہوں، اور دوسری میں صاحب شریعت نہ ہوں۔ ناقل)،، (کلمۃ الفصل، 146، 147 از مر بشیر احمد)

عقیدہ (3) آگے سے بڑھ کر:

محمد میر اثر آئے ہیں ہم میں
اور آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شاں میں
محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل
غلام احمد کو دیکھے قادیاں میں

(اخبار بدر جلد نمبر 2 نمبر 43 مورخہ 25 اکتوبر 1906ء)

قاضی اکمل قادیانی، مرزا غلام احمد قادیانی کا پر جوش مرید تھا، اس نے یہ نظم لکھ کر اور قطعہ کی شکل میں فریم کروا کر مرزا غلام احمد قادیانی کی خدمت میں پیش کی، مرزا غلام احمد قادیانی اس پر بے حد خوش ہوا اور اسے بہت ہی دعائیں دیں، بعد ازاں اسے گھر لے گئے، غالباً ان کی دیوار کی زینت بنی ہوگی، قادیان کے اخبار بدر میں بھی اس کو شائع کیا گیا۔

عقیدہ (4) استاد، شاگرد:

”آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم معلم ہیں اور سچ موعود مرزا غلام احمد قادیانی، ایک شاگرد، شاگرد خواہ استاد کے علوم کا وارث پورے طور پر بھی ہو جائے، یا بعض صورتوں میں بڑھ بھی جائے۔ استاد بہر حال استاد رہتا ہے، اور شاگرد شاگرد ہی۔،، (تقریر میاں محمود، مندرجہ الحکم قادیاں 28 اپریل 1914ء)

عقیدہ (5)

قرآن کریم کی کسی آیت یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی حدیث میں یہ مضمون نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیٹے جیسا کہا ہو لیکن مرزا غلام احمد قادیانی کو یہ شرف حاصل ہے کہ خدا ان سے فرماتا ہے: انت منی بمنزلہ ولدی انت منی بمنزلہ اولادی ”یعنی تو مجھ سے بھولہ میرے بیٹے کے ہے، تو مجھ سے بھولہ میری اولاد کے ہے۔،،

(تذکرہ صفحہ نمبر 436)

عقیدہ (6)

قرآن کریم کی کسی آیت یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی حدیث میں یہ مضمون بھی نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ”کن فیکون“ کی طاقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمائی ہو، لیکن مرزا غلام احمد قادیانی کے بارے میں قادیانیوں کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ”کن فیکون“ کے اختیارات ان کو عطا فرمائے ہیں چنانچہ مرزا غلام احمد قادیانی کو الہام ہے: ”اے مرزا! تیری شان یہ ہے کہ جب تو کسی چیز کا ارادہ کرے تو تو اس سے کہہ دے کہ ہو جا، پس وہ ہو جائے گی۔ (تذکرہ ص 525) عقیدہ (7)

مرزا غلام احمد قادیانی کو ان کے الہامات میں اور بھی بہت سی صفات عطا کی گئی ہیں، جو اسلامی لٹریچر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب نہیں کی گئیں مثلاً:

- تو میرا ”الاعلیٰ“ نام ہے۔ (تذکرہ ص 338)
- تو میری مراد ہے۔ (تذکرہ ص 83)
- تو مجھ سے اور میں تجھ سے ہوں۔ (تذکرہ ص 426)
- تو بمنزلہ میرے مرد کے ہے۔ (تذکرہ ص 596)
- تو بمنزلہ میری تو حید و تغریہ ہے۔ (تذکرہ ص 381)
- تو بمنزلہ میری روح کے ہے۔ (تذکرہ ص 741)
- تو بمنزلہ میرے کان کے ہے۔ (تذکرہ ص 747)
- تو مجھ میں سے ہے اور تیرا مجید میرا مجید ہے۔ (تذکرہ ص 207)
- ہم نے تجھ کو دنیا دے دی اور تیرے رب کی رحمت کے خزانے دے دیئے۔ (تذکرہ ص 376)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے دعووں کی بنیاد ”قافی الرسول“ پر اٹھائی۔ اس سے ترقی کر کے ”خل و بروز“ کی وادی میں قدم رکھا، خل و بروز سے آگے بڑھے تو حرم نبوت میں پہنچ گئے اور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دعویٰ نبوت کا جواز پیدا کرنے کے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دوسری بعثت کا نظریہ ایجاد کیا، یوں رفتہ رفتہ وہ ”محمد رسول اللہ“ بن گئے، قرآن بھی قادیان کے قریب ہی اتر آیا۔ (انا انزلناه قریباً من القادیاں۔ تذکرہ ص 76) اور پھر اس بعثت ثانیہ کے

عقیدے سے جو عقائد ابھرے ان کا بہت ہی مختصر سا خاکہ آپ کے سامنے پیش کیا جا چکا ہے، یعنی خاکم بدین مرزا غلام احمد قادیانی رحمۃ اللہ علیہ بھی ہوئے، سید الرسل بھی، باعث تخلیق کائنات بھی، مطالع مطلق بھی، مدار نجات بھی اور بالآخر کلمہ طیبہ میں بھی محمد رسول اللہ سے مرزا غلام احمد قادیانی مراد لیا گیا۔

ادھر مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی بہشت کو روحانیت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بہشت سے اقویٰ اور اکمل اور اشد بتایا، اپنے معجزات، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات سے سو گنا زیادہ بیان کیے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دور کو ہلالی اور اپنے دور کو بدر کا طل ٹھہرایا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دور کو ترقیات کی ابتداء اور اپنے دور کو ترقیات روحانی کی انتہا قرار دیا، ان کے مریدان کے سامنے یہ ترانہ گاتے رہے۔

”محمد پھر از آئے ہیں ہم میں
اور آگے سے بڑھ کر اپنی شان میں“

اور مرزا غلام احمد قادیانی نے اس جیسے نعروں کی بھی تحسین اور حوصلہ افزائی فرمائی، جس کے نتیجے میں مرزا غلام احمد قادیانی کی جماعت کے بلند افراد نے رہی کسی کسر بھی پوری کر دی، اور آگے بڑھ کر مرزا غلام احمد قادیانی کے ہاتھ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت ہی کرادی۔

یہ تمام تفصیل..... نہایت اختصار کے ساتھ..... آپ گزشتہ طور میں پڑھ چکے ہیں اور مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کی جماعت نے ایک صدی میں ان عقائد پر جو دفتر کے دفتر تصنیف کیے ہیں یہ چند عقائد اس سمندر کا ایک قطرہ ہیں۔ مجھے معلوم نہیں کہ ان طور کو پڑھ کر ہمارے وہ بھائی جو جناب مرزا غلام احمد قادیانی کے رشتہ عقیدت میں غفلت ہیں، ان سے کیا تاثر لیں گے؟ لیکن میں ان کو صرف ایک سوال پر غور کرنے کی دعوت دوں گا کہ کیا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لے کر مرزا غلام احمد قادیانی کی آمد سے پہلے تک تیرہ صدیوں کے مسلمانوں کے یہی عقائد تھے جو مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کی جماعت کے اکابر کے حوالے سے میں اوپر درج کر چکا ہوں۔ بہت موٹی سی بات ہے جس کے سمجھنے کے لیے دقیق فہم و فکر کی ضرورت نہیں کہ کیا ابوبکر و عمر و عثمان و علی (رضوان اللہ علیہم) بھی یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دوبارہ قادیان میں مبعوث ہوں گے؟ کیا ایک لاکھ چوبیس ہزار صحابہ میں سے کسی سے یہ عقیدہ منقول ہے؟ کیا تابعین اور ائمہ دین میں سے کوئی اس کا قائل تھا؟ جیسا کہ اوپر عرض کر چکا ہوں خود مرزا غلام احمد قادیانی کی جماعت کے ترجمان ”الفضل“، کو اقرار ہے کہ

”مرزا غلام احمد قادیانی سے پہلے کسی مسلمان نے یہ نظریہ کبھی پیش نہیں کیا۔۔۔۔۔ اور واقعہ بھی یہی ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی سے پہلے کوئی صحابی تابعی، کوئی امام مجدد اس عقیدہ سے آشنا نہیں تھا۔۔۔۔۔ اور پھر اس عقیدے سے جو عقائد پیدا ہوئے ان کے بارے میں بھی آپ سن چکے ہیں کہ امت میں کوئی شخص ان کا قائل نہیں تھا۔۔۔۔۔

ہمارے بھائی اگر صرف اسی سوال پر عقل و انصاف سے غور کریں تو انہیں یہ احساس ہوگا کہ مرزا غلام احمد قادیانی ان عقائد کو اپنا کر ”سبیل المومنین“ پر قائم نہیں رہے۔ ادھر قرآن کریم کا اعلان ہے کہ ”جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کرے اور ”سبیل المومنین“ کو چھوڑ کر کسی اور راستے پر چل نکلے تو دنیا میں وہ جو کچھ کرتا ہے ہم اسے کرنے دیں گے، اور اسے جہنم میں داخل کریں گے۔۔۔“ اس لیے مرزا غلام احمد قادیانی کے تمام عقیدت مندوں سے گزارش کروں گا کہ اگر انہوں نے واقعی اللہ و رسول کی رضامندی کی خاطر مرزا غلام احمد قادیانی کا دامن پکڑا ہے جیسا کہ ان کا دعویٰ ہے۔۔۔۔۔ تو مرزا غلام احمد قادیانی کے عقائد و نظریات معلوم ہو جانے کے بعد ان پر یہ بات واضح ہو گئی ہوگی کہ انہوں نے اللہ و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رضامندی کے لیے جو راستہ اختیار کیا ہے۔ وہ کعبہ کو نہیں بلکہ کسی اور ہی طرف کو جاتا ہے وہ ”سبیل المومنین“ (اہل ایمان کا راستہ) نہیں، بلکہ یہ اہل ایمان کے راستے سے الٹی سمت کو جاتا ہے۔

دوسری بات جس پر ہمارے بھائیوں کو غور کرنا چاہیے یہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کا یہ عقیدہ کہ وہ عین محمد ہیں۔ عقل و دانش کی میزان میں کیا وزن رکھتا ہے؟

اگر مرزا غلام احمد قادیانی عین محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے تو سوال ہوگا کہ:

- 1۔ مرزا غلام مرتضیٰ کے نقطہ سے کون پیدا ہوا؟
- 2۔ چراغ بی بی کے پیٹ میں کون تھا؟
- 3۔ جنت بی بی کس کے ساتھ جڑواں پیدا ہوئی؟
- 4۔ بچپن میں چڑیوں کا شکار کون کرتا تھا؟
- 5۔ گل علیہاء (شیعہ) کی شاگردی کس نے کی تھی؟
- 6۔ سیالکوٹ پجھری میں عیسائی گورنمنٹ کافر کون تھا؟
- 7۔ عیسائی عدالتوں میں ”مرجا ہاجہ“ (یعنی مرزا حاضر!) کی آوازیں کس کو دی جاتی تھیں؟

8. عیسائی قانون کی تیاری کس نے کی، اور اس میں فیل کون ہوا؟
 9. محترمہ حرمت بی بی کو طلاق کس نے دی؟
 10. مرزا سلطان احمد اور فضل احمد کو عاق کس نے کیا؟
 11. محمدی بیگم کا اسیر زلف کون ہوا؟
 12. اس سے نکاح کی پیشگوئی کس نے کی؟
 13. اس پیش گوئی کو اپنے صدق و کذب کا معیار کس نے ٹھہرایا؟
 14. اور پھر اس سے وصل میں نا کام کون مرا؟
 15. نصرت جہاں بیگم کا شوہر کون تھا؟
 16. مرزا محمود احمد، مرزا بشیر احمد کا باپ کون تھا۔
- اور دوسری طرف اگر مرزا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی ذات کے دو نام ہیں تو

1. حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہم کا داماد کون تھا۔
2. حضرت عائشہؓ و حصہؓ کا شوہر کون تھا؟
3. حضرت عثمانؓ اور علیؓ کس کے داماد تھے؟
4. حضرت فاطمہؓ، زینبؓ، رقیہؓ، ام کلثومؓ کس کی صاحبزادیاں تھیں؟
5. حسنؓ و حسینؓ کس کے نواسے تھے؟
6. بدر وحین کے معرکے کس نے سر کیے؟
7. شب معراج میں انبیاء کرام علیہم السلام کا امام کون تھا؟
8. قیصر و کسریٰ کی گردنیں کس کے غلاموں کے سامنے جھکیں؟..... وغیرہ وغیرہ۔

کیا پہلے سوالوں کے جواب میں ”محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور دوسرے سوالوں کے جواب میں مرزا اقلام احمد قادیانی کا نام لے سکتے ہو؟“ محمد پھر آتر آئے ہیں ہم میں، اور آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شان میں،، کے ترانے گانے والے ہمارے بھٹکے ہوئے بھائیو! خدا کے لیے ذرا سوچو کہ تم نے ”محمد رسول اللہ، کو قادیان میں دوبارہ اتار کر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کے ساتھ کیا انصاف کیا؟ اللہ نے عقل و فہم تمہیں بھی عطا فرمائی ہے مرزا غلام احمد قادیانی کے دعوے میں مجھ ہونے کو عقل و خرد کے تراز و میل تو لو اور دیکھو! تم نے کس کا تاج کس کے سر پر رکھ دیا ہے؟ کس کی دولت کس کے حوالہ کر دی ہے، آخر کلمہ مکرہ کے ”محمد رسول اللہ“ میں معاذ اللہ تمہیں کیا نقص نظر آیا تھا کہ تم نے ان سے بڑھ کر شان والا ”محمد رسول اللہ“ قادیان میں اتار لیا؟

ہمارے بھائیوں کو اس پر بھی غور کرنا چاہیے کہ دنیا کی بہت سی قوموں کو اسی ”مروز“ اور ”عین“ کے عقیدوں نے برباد کیا ہے، عیسائی قوم کی مثال تمہارے سامنے ہے کہ انہوں نے کس طرح خدا کو انسانی مظہر میں اتار کر سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو خدا اور خدا کا بیٹا بنایا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام شکم مادر سے پیدا ہوئے، وہ اور ان کی والدہ انسانی اختیار کے تمام تقاضے رکھتی تھیں، اس کھلی ہوئی ہدایت کے خلاف عیسائیوں نے ”مسیح عین خدا ہے“ کا دعویٰ کر ڈالا اور وہ ”تین ایک، ایک تین“ کے جال میں ایسے پھنسے کہ اس پر پولوسی مذہب کی پوری عمارت تعمیر کر ڈالی، کاش ہمارے بھائیوں نے اس سے عبرت لی ہوتی اور اسلام جن غلط نظریات کو مٹانے کے لیے آیا تھا اسلام ہی کے نام پر ان غلطیوں کا اعادہ نہ کرتے، قادیانی یہ دعوے کرتے ہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے عیسائی مذہب کی بنیادوں کو ہلا ڈالا حالانکہ اگر عقل سے صحیح کام لیا جائے تو نظر آئے گا کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے ”مرزا عین محمد ہے“ کا نظریہ ایجاد کر کے عیسائیت کی بنیادوں کو اور مستحکم کر دیا، ذرا سوچئے اگر عیسائی یہ سوال کریں کہ ”اگر مسیح موعود عین محمد ہو سکتا ہے تو مسیح ابن مریم عین خدا کیوں نہیں ہو سکتا؟“ تو آپ کے پاس خاموشی کے سوا اس کا کیا جواب ہوگا۔ پھر اگر مرزا غلام احمد قادیانی ”مروز محمد“ ہونے کی وجہ سے ”عین محمد ہیں تو وہ مروز خدا“ ہونے کی وجہ سے ”عین خدا“ کیوں نہیں؟۔۔۔۔۔ مرزا غلام احمد قادیانی کو صرف ”مروز محمد“ ہونے کا دعویٰ نہیں بلکہ ”مروز خدا“ ہونے کا بھی دعویٰ ہے۔ اب اگر ان کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ”مروز“ ہونے کی وجہ سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت مع تمام صفات و کمالات کے حاصل ہے حتیٰ کہ نام، کام مقام اور منصب و مرتبہ بھی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی کا حاصل ہو چکا ہے تو ”مروز خدا“ ہونے کی وجہ سے ان کو خدائی مع اپنے تمام صفات و کمالات کے کیوں حاصل نہیں؟

ہمارے بھولے ہوئے بھائیوں کو ایک اور نکتہ پر بھی غور کرنا چاہیے وہ یہ کہ مرزا غلام احمد قادیانی کو احساس تھا کہ ان کا دعویٰ نبوت آیت خاتم النبیین اور حدیث لانی بعدی کے منافی ہے، اس سے بچنے کے لیے انہوں نے ”قانی الرسول“ اور ”عقل و مروز“ کا راستہ اختیار کیا، اور دعویٰ کیا کہ چونکہ وہ مروزی طور پر ہیجہ محمد رسول اللہ کی بعثت ثانیہ کا مظہر ہیں اس لیے

ان کے دعویٰ نبوت سے ختم نبوت کی ہر نہیں ٹوٹی، ہاں اگر ”محمد رسول اللہ“ کی جگہ کوئی اور آتا تو ختم نبوت کی ہر ضرور ٹوٹ جاتی۔

مرزا غلام احمد قادیانی کے مروزی نظریہ پر جتنا غور کرو اس کی غلطی واضح ہوتی جائے گی، واقعہ یہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی مروزی بعثت نے عقیدہ ”توحید در تکیہ“ پر ہر تہذیبی ثابت کردی یا یوں کہا جائے کہ انہوں نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قادیان میں (بمقل مرزا) دوبارہ اتار کر ایک ”جدید عیسائیت“ کی طرح ڈال دی۔

اسی بحث کا ایک اور پہلو بھی غور طلب ہے، عیسائیوں نے جب یہ دعویٰ کیا کہ ”مسیح خدا کا اکلوتا بیٹا ہے“، تو انہیں حضرت مسیح کی والدہ کو معاذ اللہ خدا کے رشتہ زوجیت میں منسلک کرنا پڑا، اسی لیے قرآن کریم نے جہاں عقیدہ ولایت کی نفی کی وہاں عقیدہ زوجیت کی بھی نفی فرمائی، انہی ہکون لہ ولد ولم تکن لہ صاحبة (الانعام: 101) اسی طرح جب مرزا غلام احمد قادیانی کہتے ہیں کہ وہ مروزی طور پر (معاذ اللہ بعینہ محمد رسول اللہ ہیں، اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر صفت اور ہر کمال انہیں مروزی طور پر حاصل ہے، تو اس کا بدیہی نتیجہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات مروزی طور پر (نعوذ باللہ) مرزا غلام احمد قادیانی سے منسوب ہیں، کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں اس سے گندی گالی ہو سکتی ہے..... اور کوئی مسلمان جس کے دل میں ذرا بھی شرم و حیا ہو وہ اس بدترین حملہ کو برداشت کر سکتا ہے؟

میں یہاں یہ وضاحت کر دینا چاہتا ہوں کہ ازواج مطہرات کی قدر و منزلت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموسی نبوت سے زیادہ نہیں، اگر ازواج مطہرات کے حق میں یہ دریدہ و غی نا قابل برداشت ہے اور یہ بات سنتے ہی ایک باغیرت آدمی کی آنکھوں میں خون اتر آتا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت و نبوت کو جو شخص اپنی طرف منسوب کرتا ہے اسے کیونکر برداشت کر لیا جائے۔

ایک ہے کسی شخص کا نفس نبوت کا دعویٰ کرنا، اور ایک ہے بعینہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت و نبوت اور کمالات رسالت کا دعویٰ کرنا، دونوں میں زمین آسمان کا فرق ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نفس نبوت کا دعویٰ بھی کفر ہے، لیکن مرزا غلام احمد قادیانی نے صرف نبوت کا دعویٰ نہیں کیا بلکہ کل و مروزی کی آڑ میں رسالت محمدیہ کو اپنی جانب منسوب کیا ہے، وہ کہتا ہے کہ میں نبی ہوں، مگر میری نبوت کوئی نئی نبوت نہیں، نہ میں کوئی نیا نبی ہوں، بلکہ مروزی طور پر بعینہ محمد رسول اللہ ہوں، جو پہلے مکہ میں مبعوث ہوا تھا اور اب قادیان میں دوبارہ اسی کا ظہور ہوا ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی کی جماعت کا

ترجمان روزنامہ ”الفضل“ لکھتا ہے:

”اے مسلمان کہلانے والو! اگر تم واقعی اسلام کا بول بالا چاہتے ہو اور باقی دنیا کو اپنی طرف بلا رہے ہو تو پہلے خود سچے اسلام کی طرف آ جاؤ، جو سچ موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) میں ہو کر ملتا ہے، اسی کے طفیل آج بروقتوئی کی راہیں کھلتی ہیں اسی کی بھروی سے انسان فلاح و نجات کی منزل مقصود پر پہنچ سکتا ہے، وہ وہی فخر الاولین و آخرین ہے جو آج سے تیرہ سو برس پہلے رحمۃ للعالمین بن کر آیا تھا اور اب اپنی تکمیل تبلیغ کے ذریعہ ثابت کر گیا کہ واقعی اس کی دعوت جمیع ممالک و ملل عالم کے لیے تھی۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔“
(الفضل 26 ستمبر 1915ء)

اس لیے مرزا غلام احمد قادیانی کا جرم صرف یہ نہیں کہ اس نے نبوت کا دعویٰ کیا، بلکہ اس سے بھی بدتر جرم یہ ہے کہ اس نے ظل و روز کی منگھوت اصطلاحوں کے ذریعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر چیز کو اپنی طرف منسوب کر لیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلی زوجہ مطہرہ کا نام نامی ”خدیجہؓ“ تھا، مگر بے غیرتی اور بے حیائی کی حد ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے محمد رسول اللہ بننے کے شوق میں ”خدیجہؓ“ کو بھی اپنی طرف منسوب کر لیا، مرزا کا الہام ہے:

اذکر نعمتی رائیت خدیجہ جنتی میری نعمت کو یاد کرتو نے میری خدیجہ کو دیکھا۔“

(مذکرہ طبع دوم 387 طبع سوم ص 377)

افسوس نہ سمی رائیت خدیجہ جنتی ”میری نعمت کا شکر کر کرتو نے میری خدیجہ کو دیکھا۔“ (مذکرہ ص 109)
افسوس ہے، کہ اس کی مزید تشریح کی ایمانی غیرت اجازت نہیں دیتی۔

مرا	درویش	امروں	اگر	گویم	زباں	سوزد
وگر دم	ور	کشم	ترم	کہ	مفرا	تخواں
						سوزد

بہر حال ”محمد رسول اللہ“ کے ساتھ ”خدیجہؓ“ کی نسبت مرزا غلام احمد قادیانی کی نفسیاتی ذہنیت کی نشاندہی کے لیے کافی ہے۔ جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے ذرا بھی ایمانی غیرت اور انسانیت سے نوازا ہو اس کے لیے اس کے دقیق پہلوؤں کا مطالعہ مشکل نہیں۔

ہمارے بھائیوں کو یہ بھی سوچنا چاہیے کہ کیا مرزا غلام احمد قادیانی کی جسمانی و دماغی صحت، ان کے اس دھوے سے کہ میں ”محمد رسول اللہ ہوں“، اس بارے میں ہر عام و خاص جاننا ہے کہ وہ بہت سے پیچیدہ امراض کا نشانہ تھے، جن میں سے

چند امراض کی فہرست حسب ذیل ہے:

- 1- بد ہضمی (ریویو، مئی 1928ء)
- 2- تشنج دل (ضمیمہ اربعین نمبر 3 نمبر 4 ص 4 خزائن ص 471 ج 17)
- 3- تشنج اعصاب (سیرۃ المہدی ص 13 ج 1)
- 4- جسمانی قوی مضحل (آئینہ احمدیت ص 186 دوست محمد)
- 5- دق (حیات احمد جلد دوم نمبر اول ص 79 یعقوب علی)
- 6- سل (سیرۃ المہدی ص 42 ج 1 بدر جون 1906ء)
- 7- مراق (سیرۃ المہدی ص 55 ج 2 بدر جون 1906ء)
- 8- ہسٹیریا (سیرۃ المہدی ص 13 ج 1 ص 55 ج 2)
- 9- دماغی بے ہوشی (الحکم 21 مئی 34ء)
- 10- غشی (سیرۃ المہدی ص 13 ج 1)
- 11- سوسو بار پیشاب (ضمیمہ اربعین ص 4 نمبر 4)
- 12- کثرت اسہال (نسیم دعوت 68)
- 13- دل و دماغ سخت کمزور (تریاق القلوب ص 35)
- 14- قونج زحیری (ص 334)
- 15- مسلوب القوی (آئینہ احمدیت ص 186)
- 16- ذیابیطس (نزول المسیح ص 209 حاشیہ)
- 17- ریٹکن (مکتوبات احمدیہ)
- 18- دوران سر (نزول المسیح ص 209 حاشیہ)
- 19- شدید درد سر جس کا آخری نتیجہ مرگی (ہیئتہ الوحی 363)
- 20- حافظہ نہایت اہتر (مکتوبات احمدیہ جلد پنجم ص 3 و ص 21)

21۔ حالت مردی کا لہم

(تریاق القلوب ص 35)

22۔ سستی نامردی

(کتوبات احمدیہ جلد پنجم (3) ص 14)

خود مرزا غلام احمد قادیانی لکھتے ہیں: ”مجھے دو مرض دامن گیر ہیں، ایک جسم کے اوپر کے حصہ میں کہ سردی اور دوران سر اور دوران خون کم ہو کر ہاتھ پیر سرد ہو جانا، نبض کم ہو جانا اور دوسرے جسم کے نیچے میں کہ پیشاب کثرت سے آنا اور اکثر دست آتے رہنا، یہ دونوں بیماریاں قریب ہیں بس سے ہیں۔“ (نسیم دعوت ص 171)

”میں ایک دائم المرض آدمی ہوں۔۔۔۔۔ ہمیشہ دردمر اور دوران سر، کی خواب اور تشنج دل کی بیماری دورہ کے ساتھ آتی ہے، اور دوسری بیماری ذیابیطس ہے کہ ایک مدت سے دامن گیر ہے اور بسا اوقات سو سو دفعہ رات کو یا دن کو پیشاب آتا ہے اور اس قدر کثرت پیشاب سے جس قدر عوارض ضعف وغیرہ ہوتے ہیں وہ سب میرے شامل حال رہتے ہیں۔“ (ضمیمہ اربعین 3)

”مجھے دوران سر کی بہت شدت سے مرض ہو گئی ہے پھر دوں پر بوجھ دے کر پاخانہ پھرنے سے مجھے سر کو چکر آ جاتا ہے۔“ (خطوب امام بنام غلام ص 6)

”کوئی وقت دوران سر (سر کے چکر) سے خالی نہیں گزرتا، مدت ہوئی نماز تکلیف سے بیٹھ کر پڑھی جاتی ہے بعض اوقات درمیان میں توڑنی پڑتی ہے، اکثر بیٹھے بیٹھے ریگن ہو جاتی ہے۔“ (کتوبات احمدیہ جلد پنجم نمبر 2 ص 88)

”مجھ کو دو بیماریاں ہیں ایک اوپر کے دھڑکی اور ایک نیچے کے دھڑکی یعنی مراق اور کثرت بول۔“

(رسالہ تحفۃ الافہان، جون 1906ء)

مرزا غلام احمد قادیانی کی اہلیہ کی روایت ہے کہ: ”حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو پہلی دفعہ دوران سر اور میٹیریا کا دورہ بشیر اول کی وفات 4 نومبر 1888ء کے چند دن بعد ہوا تھا، اس کے بعد آپ کو باقاعدہ دورے پڑنے لگے، جن میں ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہو جاتے تھے، بدن کے پٹھے کھینچ جاتے تھے، خصوصاً گردن کے پٹھے اور سر میں چکر ہوتا تھا۔“

(سیرۃ المہدی صفحہ 13 جلد 1)

مرزا غلام احمد قادیانی کے ایک مرید ڈاکٹر شاہنواز لکھتے ہیں ”حضرت قادیانی کی تمام تکالیف مثلاً دوران سر، درد سر، کی خواب، تشنج دل، بد ہضمی، اسہال، کثرت پیشاب اور مراق وغیرہ کا صرف ایک ہی سبب تھا، اور وہ عصبی کمزوری تھا۔“

(رسالہ ریویو آف ریلویہ جنرل ص 1927ء)

مرزا غلام احمد قادیانی کی زندگی کا آخری فقرہ ”میر صاحب! مجھے وہابی ہیضہ ہو گیا ہے۔“ (مندرجہ حیات نامہ ص 14) اب انصاف فرمائیے کہ کیا ان تمام امراض کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کیا جاسکتا ہے؟ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی نعوذ باللہ مرق، ہسیریا، ذیابیطس، سلسلہ البول، کثرت اسہال، سوء ہضم، ضعف قلب، ضعف دماغ، ضعف اعصاب حتیٰ کہ ”حالت مردی کا لہم“ کے شکار ہو سکتے تھے؟ استغفر اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو خیر سید البشر اور افضل الرسل ہیں، کیا دنیا کی کوئی بھی تاریخ ساز شخصیت بیک وقت ان تمام امراض کے باوجود مرزا غلام احمد قادیانی کا یہ دعویٰ کرنا کہ میں محمد رسول اللہ ہوں، دنیا کے سامنے سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کیا تصویر پیش کرتا ہے۔ جب ایک طرف مرزا غلام احمد قادیانی اپنی زبان و قلم سے مرق، ہسیریا، ذیابیطس، ضعف دل و دماغ، حافطہ کی اتھری و خرابی، سو سو بار پیشاب، اکثر دست آتے رہتا۔۔۔۔۔

اور حالت مردی کا لہم کا اقرار کرتے ہیں اور دوسری طرف وہ بڑی شوخ چٹھی سے خود کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بروز و مظہر اور ”حسن و احسان میں آپ کا نظیر“ کہتے ہیں تو غیر اقوام کیا یہ فیصلہ نہیں کریں گی کہ مسلمانوں کا ”محمد رسول اللہ“ بھی قادیانیوں کے ”محمد رسول اللہ“ کی طرح معاذ اللہ انہی امراض کا مریض ہوگا، اور اس کی دماغی چولیس بھی خدا نخواستہ ٹھکانے نہیں ہوں گی؟ مرق اور ذیابیطس کی چادریں اس کے بھی زیب بدن ہوں گی۔ معاذ اللہ۔

﴿ترجمہ﴾ مرزا غلام احمد قادیانی کا یہ دعویٰ کہ وہ محمد رسول اللہ کا ”بروز“ ہیں اور محمد رسول اللہ کی دوبارہ بعثت مرزا غلام احمد قادیانی کے ”روپ“ میں ہوئی ہے، ایک اور پہلو سے بھی غور طلب ہے وہ یہ کہ مرزا غلام احمد قادیانی بروز کی تفسیر ”جنم“ اور ”اوتار“ کے ساتھ کرتے ہیں اور وہ خود کو کبھی محمد رسول اللہ کا بروز کہتے ہیں، کبھی عیسیٰ علیہ السلام کا کبھی تمام انبیاء کا کبھی ہندوؤں کے کرشن جی مہاراج کا اور کبھی برہمن کا۔ ہندوؤں کے نزدیک انسان کی جزا و سزا کے لیے جی صورت قدرت کی جانب سے مقرر ہے کہ اسے نیک و بد اعمال کے مطابق کسی اچھے یا برے قالب میں منتقل کر کے پھر دنیا میں بھیج دیا جائے، جس کو وہ نیا جنم، اور نئی جون کہتے ہیں مرزا کو دعویٰ ہے کہ محمد رسول اللہ کو دوبارہ مرزا غلام احمد قادیانی کے قالب میں بھیجا گیا ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ (ہندوؤں کے عقیدہ تناخ اور مرزا غلام احمد قادیانی کے عقیدہ ”بروز“ کے مطابق) محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔۔۔۔۔ نعوذ باللہ۔۔۔۔۔ پہلی ”جون“، میں کون سا پاپ ہوا تھا کہ انہیں دوبارہ مرزا غلام احمد قادیانی کی ناقص شکل میں بھیج دیا گیا؟ پہلی بعثت میں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم صحیح البدن تھے اور دوسری بعثت میں انواع و اقسام کے امراض خبیثہ کا مجموعہ

بن گئے۔ پہلی بشت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اعضاء صحیح سالم تھے۔ اور دوسری بشت میں دائیں ہاتھ سے معذوری۔ پہلی بشت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم جری اور بہادر تھے، دوسری بشت میں ضعف دل و دماغ کے مریض۔ پہلی بشت میں صاحب شریعت تھے اور دوسری بشت میں شریعت و نبوت سے محروم۔ پہلی بشت میں شعر گوئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بلند و بالا مقام کے لائق نہ تھی اور دوسری بشت میں آپ شاعر تھے۔ پہلی بشت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا کے مجاہد اعظم اور فاتح اعظم تھے، اور دوسری بشت میں دجال کے قلام۔ پہلی بشت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم ”نبی امی“ تھے، اور دوسری بشت میں آپ کو فضل الہی (شیعہ) کے سامنے زانوئے تلمذ طے کرنا پڑے۔

پہلی بشت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جلالت و عظمت کا یہ عالم تھا کہ دنیا کے چارہ و قاہر بادشاہوں کو خاطر میں نہ لاتے تھے، اور دوسری بشت میں آپ کے عجز و درمادگی کا یہ عالم ہوا کہ نصرانی ملکہ کو (جس کو کبھی غسل جنابت بھی نصیب نہ ہوا) یہ عرض داشت پیش کرنے لگے:

”اس عاجز (مرزا غلام احمد قادیانی) کو وہ اعلیٰ درجہ کا اخلاص اور محبت اور جوش اطاعت حضور ملکہ معظمہ اور اس کے معزز انسروں کی نسبت حاصل ہے جو میں ایسے الفاظ نہیں پاتا۔ جن میں اس اخلاص کا اندازہ بیان کر سکوں اسی سچی محبت اور اخلاص کی تحریک سے جشن شصت سالہ جوہلی کی تقریب پر میں نے ایک رسالہ حضرت قیصر ہند دام اقبالہا کے نام تالیف کر کے اور اس کا نام ”تقدیر یہ“ رکھ کر جناب مہودہ کی خدمت میں بطور درویشانہ تقدیر کے ارسال کیا تھا، اور مجھے قوی یقین تھا کہ اس کے جواب سے مجھے عزت دی جائے گی، اور امید سے بڑھ کر میری سرفرازی کا موجب ہوگا۔ مگر مجھے نہایت تعجب ہے کہ ایک کلمہ شاہانہ سے بھی ممنون نہیں کیا گیا، اور میرا کانشس ہرگز اس بات کو قبول نہیں کرتا کہ وہ ہر یہ عاجز نہ یعنی رسالہ تقدیر یہ حضور ملکہ معظمہ میں پیش ہوا ہو اور پھر میں اس کے جواب سے ممنون نہ کیا جاؤں، یقیناً کوئی اور باعث ہے جس میں جناب ملکہ معظمہ قیصر ہند دام اقبالہا کے ارادہ اور مرضی اور علم کو کچھ دخل نہیں، لہذا اس حسن ظن نے جو حضور ملکہ معظمہ دام اقبالہا کی خدمت میں رکھا ہوں مجھے مجبور کیا کہ میں اس تقدیر یعنی رسالہ تقدیر یہ کی طرف جناب مہودہ کو توجہ دلاؤں اور شاہانہ منظوری کے چند الفاظ سے خوشی حاصل کروں، اسی غرض سے یہ عرضہ روانہ کرتا ہوں۔“

”میں دعا کرتا ہوں کہ خیر و عافیت اور خوشی کے وقت میں خدا تعالیٰ اس خط کو حضور قیصر یہ ہند دام اقبالہا کی خدمت میں پہنچا دے، اور پھر جناب مہودہ کے دل میں الہام کرے کہ وہ اس سچی محبت اور سچے اخلاص کو، جو موصوفہ کی نسبت میرے دل میں

ہے، اپنی پاک فراست سے شناخت کر لیں اور رعیت پروری کی رو سے مجھے رحمت جواب سے منحوس فرمادیں۔۔۔

(ستارہ قیصر یہ ص 2)

پہلی بعثت کی عظمت و برتری اور عالیشان پر نظر کرو، اور پھر دوسری بعثت کی اس گراوٹ، چالوئی، خوشامد اور نامیہ فرمائی کو دیکھو۔ دوسری بعثت میں قادیان کا محمد رسول اللہ، صلیب پرست اور نجس طلک کو اپنی محبت و اخلاص، اطاعت و وفا شعار اور بندگی و غلامی کا کن گھٹیا الفاظ میں یقین دلاتا ہے اور اسے طول طویل۔۔۔ لیکن بے مغز و بے مصرف خطوط پے در پے بھیجتا ہے، لیکن وہ اس ”غلام بن غلام“ کو خط کی رسید بھیجنا بھی گوارا نہیں کرتی۔ پہلی بعثت کی وہ عظمت و رفعت۔ اور دوسری بعثت کی یہ پستی اور گراوٹ؟ سوچو اور سوچ کر بتاؤ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔۔۔ العیاذ باللہ۔۔۔ پہلی بعثت میں وہ کون سا گناہ ہوا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی سزا میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو قادیان کے ایک مغفل بچہ کے روپ میں دوبارہ دنیا میں بھیج دیا؟

[181] اس سے بڑھ کر تعجب خیز مرزا غلام احمد قادیانی کا یہ دعویٰ ہے کہ: ”دوسری بعثت کی روحانیت، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کی روحانیت سے اقویٰ اور اکمل اور اشد ہے۔۔۔ (خطبہ الہامیہ 181) اور روحانی ترقیات کی طرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا تو صرف پہلا قدم ہی اٹھ سکا تھا، لیکن مرزا روحانی ترقیات کی آخری چوٹی تک پہنچ گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اسلام ہلال کی مانند تھا۔ (جس کی کوئی روشنی محسوس نہیں ہوا کرتی) لیکن مرزا کے طفیل وہ بدر کاٹل بن چکا ہے۔

جس شخص کے سینے میں دل اور دل میں ایمان کی ذرا بھی رمت موجود ہو، جسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس سے عقیدت و محبت کا ادنیٰ سے ادنیٰ تعلق بھی ہو اور جس کی چشم بھیرت سیاہ و سفید کے درمیان تمیز کرنے کی کسی درجہ میں بھی صلاحیت رکھتی ہو کیا وہ مرزا غلام احمد قادیانی کے ان تعلق آمیز دعوؤں کو ایک لمحہ کے لیے بھی قبول کر سکتا ہے جن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صریح توہین و تنقیص پائی جاتی ہے؟

[182] چلئے اس کو بھی جانے دیجئے، ذرا اس نکتہ پر غور فرمائیے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی ”اعلیٰ و اکمل روحانیت“ نے دنیا میں کون سا روحانی انقلاب برپا کر ڈالا۔ ان کے ”بدر کاٹل“ نے دنیا کو کیا روشنی عطا کی؟ اور ان کے ”روحانی عروج“ نے سفلی خواہشات اور مادیات کے سیلاب کے سامنے کون سا بند باندھ دیا؟ ہر چیز کو جھٹلایا جاسکتا ہے مگر ساری دنیا کے مشاہدہ کو جھٹلاتا ممکن نہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی کی ”بعثت ثانیہ“، پر کامل صدی کا عرصہ گزر چکا ہے۔ دنیا کے حالات پر نظر کر کے فیصلہ کرو کہ کیا مرزا غلام احمد قادیانی کے ان بلند آہنگ دعوؤں سے دنیا کا رخ بدلا؟ فسق و فجور، ظلم اور کفر و ارتداد میں کوئی کمی واقع

ہوئی؟ مگر بیٹھے اعلیٰ و اکمل روحانیت کے دعوے کیے جانا کیا مشکل ہے مگر سوال تو یہ ہے کہ اس ”روحانیت“ کا مصرف کیا تھا، اس کا نتیجہ کیا نکلا؟

ساری دنیا کی اصلاح کا قصہ بھی رہنے دیجئے، خود مرزا غلام احمد قادیانی کے ہاتھ پر جن لوگوں نے بیعت کی اور سالہا سال تک ان کی صحبت سے جو لوگ مستفید رہے، سوال یہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی ”اعلیٰ و اکمل روحانیت“ نے کم از کم انہی کی زندگیوں میں کیا انقلاب برپا کیا؟ اس کے لیے کسی خارجی شہادت کی ضرورت نہیں، بلکہ مرزا غلام احمد قادیانی نے 1893ء کے ”اشتہار التوائے جلسہ“ میں جو ”شہادۃ القرآن“ کے ساتھ لکھی ہے، اپنی جماعت کی ”اخلاقی بلندی“ کا جو نقشہ کھینچا ہے اسی کا مطالعہ کافی ہے۔ اس کا خلاصہ یہاں درج کرتا ہوں۔

مرزا کی ”بہشت ثانیہ“ پر تیرہ چودہ سال کا عرصہ گزر رہا ہے، مگر ان کی جماعت کے بیشتر افراد بقول ان کے اب تک نا اہل، بے تہذیب، ناپاک دل، لٹھی محبت سے خالی، پرہیز گاری سے عاری، کج دل، متکبر، بھیڑیوں کی مانند، سفلہ، خود غرض، لڑا کے، حملہ آور، گالیاں بکتے والے، کینہ ور، کھانے پینے پر نفسانی بخشش کرنے والے، نفسانی لالچ کے مریض، بد تہذیب، ضدی، درندوں سے بدتر اور درحقیقت جھوٹ کو نہ چھوڑنے والے ہیں۔

مزید تیرہ چودہ سال بعد ان کی جماعت کی اخلاقی سطح جس قدر بلند ہوئی، مرزا غلام احمد قادیانی اپنی آخری تصنیف میں اس کا نقشہ ان الفاظ میں کھینچتے ہیں:

”ابھی تک ظاہری بیعت کرنے والے بہت سارے ایسے ہیں کہ نیک فطنی کا مادہ بھی ہنوز ان میں کاٹل نہیں، اور ایک کمزور بچہ کی طرح ہر ایک ابتلا کے وقت ٹھوکر کھاتے ہیں اور بعض بد قسمت ایسے ہیں کہ شریر لوگوں کی باتوں سے جلد متاثر ہو جاتے ہیں، اور بدگمانی کی طرف ایسے دوڑتے ہیں جیسے کتا مردار کی طرف۔۔۔ (مراہین احمدیہ حصہ پنجم ص 88)

جب مرزا غلام احمد قادیانی کی پوری زندگی کی پچیس تیس سالہ محنت کا ثمرہ بقول ان کے ”جیسے کتا مردار کی طرف“ نکلا تو اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ ان کے بعد ان کی جماعت کی ”روحانیت“ کا معیار کتنا ”بلند“ ہوگا؟ لاہوری فریق نے قادیانی فریق کے امام (مرزا محمود) اور اس کے مقتدر لیڈروں پر، اسی طرح قادیانی فریق نے لاہوری فریق کے امیر (مسٹر محمد علی) اور اس کے ممتاز نمبروں پر (جو سب کے سب مرزا غلام احمد قادیانی کے یارِ عار اور طویل صحبت یافتہ تھے) الزامات کی جو پوچھاڑ کی ہے وہ کس کے علم میں نہیں؟ ان میں اخلاقی اعتبار سے زنا، لواطت، چوری، بدکاری، قتل و غارت، تپلی و تکبر، حرام خوری، خود غرضی،

فریب کاری، مخالف اندازی اور بددیانتی کے الزامات اور دینی لحاظ سے کفر و شرک، ارتداد و نفاق اور تحریف و تلمیس وغیرہ کے الزامات سرفہرست ہیں۔

یہ وہ لوگ تھے جن کی مرزا غلام احمد قادیانی کی اقویٰ و اکمل اور اشد روحانیت نے برہانوں کی تکتریت کی، جن کو مرزا غلام احمد قادیانی کے ”فرشتہ“، کہلانے کا شرف حاصل ہوا، جن کے حق میں مرزا غلام احمد قادیانی نے الہامی بشارتیں سنائیں جو مرزا غلام احمد قادیانی کے نقیب اور داعی تھے۔ انہی کے ایسے اخلاقی تھے (جن کو سن کر تہذیب و شرافت سرپیٹ لے) گلی کوچوں میں گائے جاتے ہیں، اخباروں اور رسالوں میں چھپتے ہیں اور ان کی صدائے بازگشت سے بدالتوں کے کٹرے کو بجھاتے ہیں۔

یہ تھے مرزا غلام احمد قادیانی کی روحانیت کا اصلاحی کارنامہ، اور یہ تھا اس کے اس پر غرور و دعوے کا نتیجہ کہ ان کی روحانیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے اقویٰ اور اکمل اور اشد ہے۔ اللہ ہمارے بھائیوں کو فہم و بصیرت بخشے اور صراطِ مستقیم کی ہدایت فرمائے۔

خلاصہ یہ کہ مرزا غلام احمد قادیانی کا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ثانیہ (قادیان میں دوبارہ تشریف آوری) کا عقیدہ پیش کرنا، خود کو بروز محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی حیثیت سے محمد رسول اللہ قرار دینا، اور پھر اس قادیانی بعثت کو کئی بعثت سے اعلیٰ و برتر قرار دینا نہ صرف اسلامی عقیدہ کے خلاف، اور قرآن کریم کی تصریحات کے منافی ہے، بلکہ یہ عقل و خرد کے اعتبار سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس پر بدترین ظلم اور آپ سے ناقابلِ برداشت مذاق ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی کے ماننے والوں کے دل میں اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و حرمت کی کوئی رمت باقی ہے تو میں ان سے حرمت نبوی کا واسطہ دے کر عرض کرتا ہوں کہ خدا را ان حقانیت پر غور فرمائیں، اور مرزا غلام احمد قادیانی کی بھڑکی سے وحشت ہو کر حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے دامنِ رحمت سے وابستہ ہو جائیں۔ دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ان بھولے بھلے بھائیوں کو بھی صراطِ مستقیم کی ہدایت فرمائے اور شیطانِ لعین کے چنگل سے نجات عطا فرمائے۔

وصلی اللہ علی خیر خلقہ سیدنا و مولانا محمد

خاتم النبیین و علیٰ والہ واصحابہ اجمعین الیٰ یوم الدین